سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

بدھ، 11-نومبر2020

(یوم الاربعاء، 24-ربیع الاوّل1442ھ)

سترہویں اسمبلی: چھبیسواں اجلاس

جلد 26 : شمارہ 3

179

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 11۔نومبر 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خزانہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس (دوسری ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) (کنٹرول) شوگر فیکٹریز 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس (ترمیم) پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

180

(بی) مسودات قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان 2020

ایک وزیر مسودہ قانون ساؤتھ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، ڈیرہ غازی خان 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) کام کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے تحفظ 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2020

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ڈرگز 2020 ایوان میں پیش کریں گے۔

181

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھبیسواں اجلاس

بدھ، 11۔نومبر 2020

(یوم الاربعاء، 24۔ربیع الاوّل 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 4 بج کر 27 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝٢ الَّذِیْٓ
اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝٣ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝٤ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ
يُسْرًا ۝٥ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝٦ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝٧
وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝٨

سورة الشّرح آیات 1 تا 8

اے نبی ﷺ کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کھول نہیں دیا(1)اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ بھی اتار دیا(2) جس نے تمہاری کمر جھکا دی تھی(3)اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کیا(4)سو یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے(5) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے(6) سو جب تم فارغ ہوا کرو تو عبادت میں محنت کیا کرو(7)اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو(8)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

فلک کے نظارو زمین کی بہارو سب عیدیں مناؤ حضور ﷺ آ گئے ہیں
اُٹھو بے سہارو چلو غم کے مارو خبر یہ سناؤ حضور ﷺ آ گئے ہیں
فضاؤں میں جذبات ہیں مرحبا کے ہواؤں میں نغمات صلی اللہ کے
درودوں کے گجرے سلاموں کے تحفے غلاموں سجاؤ حضور ﷺ آ گئے ہیں
سماں ہے ثنائے حبیبِ خدا کا یہ میلاد ہے سرور انبیاء کا
نبی ﷺ کے گداؤ سب اِک دوسرے کو گلے سے لگاؤ حضور ﷺ آ گئے ہیں
ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا، اُجالا اُجالا سویرا سویرا
حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی میرے گھر میں آؤ حضور ﷺ آ گئے ہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

گندم کی قیمت کے حوالے سے پنجاب اسمبلی سے متفقہ منظور ہونے والی قرارداد کے مطابق گندم کی قیمت مقرر کرنے کا مطالبہ

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان! آپ بات کر لیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ آج میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایوان ایک مقدس ایوان ہے اور اس کی توہین کرنا ہمارے ہاؤس کے تمام ممبران کے لئے قابلِ افسوس ہے۔ الحمدللہ دونوں اطراف سے ہمارے تمام ساتھیوں نے ایک متفقہ قرارداد پاس کی ہے کہ گندم کی قیمت -/2000 روپے کر دی جائے جس کو من حیث القوم گورنمنٹ اور اپوزیشن کے بنچوں نے تسلیم بھی کیا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ کل پریس کانفرس میں کہا گیا ہے کہ گندم کی قیمت -/1650 روپے کی جائے حالانکہ اس ایوان نے متفقہ طور پر اس قرارداد کو پاس کیا ہے پھر بھی افسوس ہے کہ ہمارے اس ایوان کی یہ عزت ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے تمام بھائیوں اور بہنوں سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ یہ نہ سوچیں کہ یہ قرارداد گورنمنٹ یا اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے بلکہ یہ متفقہ قرارداد ہے۔ اگر اس کا احترام میں اور آپ سب مل کر نہیں کریں گے تو ہمیں کوئی بھی نہیں بخشے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کے تمام ممبران سے گزارش کروں گا کہ اس ایوان کے تقدس کو بحال کرنے کے لئے گندم کی قیمت -/2000 روپے کی جائے کیونکہ اٹھارہویں ترمیم کے مطابق گندم کی قیمت مقرر کرنے کا اختیار بھی صوبوں کا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ ہم سب کہتے ہیں کہ پاکستان اور پنجاب میں زراعت ریڑھ کی ہڈی ہے لیکن احتجاج میں آنے والے کسانوں کے مطالبات پورے کرنا تو دُور کی بات لیکن اُن کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ بھی نہایت قابل افسوس ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے تین کاشتکار اللہ کو پیارے ہوئے ہیں اس حوالے سے گورنمنٹ نے جوڈیشل کمیشن تشکیل دیا تھا جس کی رپورٹ ہمارے وزیر قانون اگر ایوان میں بتائیں گے کہ کس حد تک ان کی تفتیش پہنچی ہے تو ہم اُن کے مشکور ہوں گے۔

جناب سپیکر! مجھے اطلاع یہ ملی ہے کہ کسانوں میں انہوں نے کوئی گیس چھوڑی تھی جس میں پتا نہیں کیا چیز ملائی ہوئی تھی جس کی وجہ سے ان کسانوں کی death واقع ہوئی ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، چوہدری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر بات کرنے کی اجازت صادر فرمائی۔ آپ خود کاشتکار ہیں اور بہتر سمجھتے ہیں کہ گندم کی فی ایکڑ cost of production کتنی پڑ رہی ہے۔ جنہوں نے زمین ٹھیکے پر لی ہوئی ہے اُن کو 55 ہزار روپے فی ایکڑ پڑ رہی ہے لیکن جن کی اپنی زمین ہے اُن کو 30 ہزار فی ایکڑ پڑ رہی ہے۔ پنجاب میں گندم اب profitable سودا نہیں رہا کیونکہ گندم کی جتنی پیداوار نکلتی ہے اُس کو count کر لیں تو اخراجات کے برابر بھی نہیں آتی۔ اگر کسان کے لئے گندم profitable سودا نہیں ہو گا تو وہ کوئی دوسری فصلات کاشت کرے گا جس کا نقصان یہ ہو گا کہ پورے ملک کے اندر قحط کا سماں پیدا ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! ہم دیکھتے ہیں کہ گندم مہنگی ہے لیکن اُس وقت گندم کا ملنا مشکل ہو جائے گا۔ ہم باہر سے جو گندم منگواتے ہیں اُس کا حساب لگائیں کہ ہمیں کتنے روپے میں پڑتی ہے۔ آپ نے کمال مہربانی کرتے ہوئے بہت اچھا کام کیا کہ ریٹ مقرر کئے اس لئے اس ریٹ کو بڑھنا چاہئے تھا۔ یہ صرف آپ کی نہیں بلکہ پورے ہاؤس کی متفقہ منظوری تھی۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مہربانی سے خاموشی اختیار کریں۔ میں نے چودھری محمد اقبال کو بات کرنے کے لئے floor دیا ہے لیکن بار بار اِدھر سے آوازیں کیوں آ رہی ہیں؟ یہ غلط بات ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! یہ بڑا سادہ مسئلہ ہے اور مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اِن کو سمجھ کیوں نہیں آ رہی۔ پنجاب میں گندم کا بڑا اہم مسئلہ ہے اور پنجاب food basket کے نام سے جانا جاتا ہے۔ پورے Indo Pak میں پنجاب کو سونے کی چڑیا کہا جاتا تھا لیکن اب گندم کا حال یہ ہو گیا ہے کہ ہم باہر سے گندم منگوا رہے ہیں جو ہمارے لئے شرم کی بات ہے۔ اس سارے مسئلے کو حل

کرنے کے لئے ایک ہی حل ہے کہ کاشتکار کو گندم کی قیمت پوری دی جائے۔ اس کے علاوہ اگر مسئلہ یہ ہے کہ آٹا مہنگا ہو جائے گا تو اُس کا بڑا آسان سا حل ہے کیونکہ 70 فیصد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے جو آٹا لیتی ہی نہیں بلکہ دیہاتی لوگ سال بھر کی گندم گھر میں رکھ کر پھر باہر نکلتے ہیں جبکہ مزدور پیشے کے لوگ جو شہر میں رہتے ہیں اُن کے لئے آٹا subsidize کر دیا جائے۔ آپ مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں کیونکہ میں آپ کی سرکردگی میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو چلا تا رہا ہوں۔ خدارا اس ملک کو قحط سے بچانے کے لئے کاشتکار کو گندم کا پورا ریٹ دلوائیں۔ اس میں آپ سب کی نیک نامی ہو گی اور ہاؤس کا تقدس بھی بحال ہو گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کو floor دیتا ہوں اور آپ سے بھی view لیتے ہیں لیکن جناب سعید اکبر خان نے بھی ابھی بات کرنی ہے۔ آئین میں جو اٹھارہویں ترمیم ہوئی ہے اس کے اندر میں نے خود دیکھا ہے کہ اس میں صرف دو لسٹیں ہیں۔ ایک negative list ہے جس میں صوبوں کا نہیں بلکہ اختیار ہی صرف وفاقی حکومت کا ہے۔

دوسری لسٹ وہ ہے جس میں صوبوں کو اختیار ہے۔ وفاق کی لسٹ میں فوڈ اور ایگریکلچر نہیں ہیں بلکہ وہ صوبوں کے پاس ہیں۔ اٹھارہویں ترمیم ابھی میں نے نکال کر خود پڑھی ہے اور باقی معزز ممبران نے بھی پڑھی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ بات کریں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے کاشتکاراں دی بڑی اچھی نمائندگی کیتی اے۔

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر! میں بھی۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دی ہے؟

ملک ندیم عباس: جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ یہ بالکل غلط ہے اور آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ اٹھارہویں ترمیم جس وقت قومی اسمبلی وچ آئی اودوں جناب وی موجود سن اور جناب دے وی اس دے اُتے دستخط موجود نیں اور جس انداز وچ جناب نے اج کاشتکاراں دی نمائندگی کیتی اے میں سمجھنا کہ اسیں جناب توں اے ای توقع کرنے آں کہ اس ہاؤس وچ بیٹھے ہوئے میرے خیال وچ 80 فیصد ممبران کاشت کار نیں۔

جناب سپیکر! کاشتکار دی جدوں وی گل ہوندی اے اوہنوں مذاق بنادتا جاندا اے۔ اج جیویں چودھری محمد اقبال نے گندم دے حوالے نال تے رانا محمد اقبال خان نے وی گندم دے متعلق گل کیتی اے۔

جناب سپیکر! میری گزارش اے کہ جدوں تک گندم وافر نئیں ہووے گی، ساڈے کول جتنا وی پیسا آ جائے اگر اسیں اناج وچ خود کفیل نئیں ہوواں گے تے ساڈے حالات بہتر نئیں ہو سکدے۔ اوہی گندم جیہڑی میں کل -/1400 روپے من دے حساب نال ویچی اے اج مینوں او گندم -/2800 روپے من رہی اے۔ بیج دا ایہہ عالم اے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کوئی بیج نئیں دیندا۔ ساڈا ایوب ریسرچ دا ادارہ کوئی بیج directly سانوں نئیں دیندا بلکہ او کمپنیاں نوں دے دیندا اے۔ کاشت کاراں لئی وی غور کرو تے کجھ سوچو۔

جناب سپیکر! جیویں چیمبر آف کامرس اے ایسے طرح ساڈا چیمبر آف ایگریکلچر ہونا چاہیدا اے۔ اوندے لئی land وی ایتھے ڈیوس روڈ اُتے purchase کیتی گئی سی

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! لیکن اج تیکر اوس نوں واگزار نئیں کرایا جا سکیا کیونکہ پرائیویٹ لوکاں دے ناں تے پراپرٹی پرچیز ہوئی سی۔ اج وی کوئی گورنمنٹ ذمہ داری نئیں لیندی۔ اوندی payment وی گورنمنٹ نے کیتی ہوئی اے۔ ساڈا پنجاب ایگریکلچر کمیشن موجود اے لیکن او

غیر فعال اے اوہنوں فعال ہونا چاہیدا اے۔ ساڈے ایگریکلچر دے جیہڑے مسائل نیں تے جیہڑیاں پریشانیاں نیں او دور ہونیاں چاہیدیاں نیں۔

جناب سپیکر! میں کل وی عرض کیتی سی خدارا! خدارا! گنے دا کرشنگ سیزن شروع ہو گیا اے تے اوندی کوئی سپورٹ پرائس دی announcement ہونی چاہیدی اے۔ -/200 روپے یا -/190 روپے فی من گنا ہووے تے کیویں کسان دے خرچے پورے ہوندے نیں۔ عرض اے کہ جناب اگر جلدی وچ نیں تے مینوں صرف دو منٹ دے دیو۔۔۔

جناب سپیکر: میں جلدی میں نہیں ہوں لیکن کل آپ نے یہ بات کر لی تھی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اک ہور issue اتے توجہ دلانی چاہندا واں کہ جدوں میں ہسپتالوں آ رہیا ساں تے میں چیئرنگ کراس تے ویکھیا کہ اج ایک سال بعد فیر او نابینا لوک بے چارے سڑک تے نیں اور گورنمنٹ دا اک معاہدہ لے کے بیٹھے ہوئے نیں جیہڑا کہ اشٹام پیپر تے signed اے۔ اُس معاہدے نوں پورا نئیں کیتا جا رہیا اور میں اجے اسمبلی نئیں پہنچیا کہ مینوں call آئی کہ تسیں نابینیاں کول پھر رہے او تے ایتھے معاشرے دی اکھ وی احتجاج کر رئی اے۔

جناب سپیکر! صحافی وی سڑکاں تے سن اور صحافی وی اپنا حق منگن لئی سڑکاں تے آئے ہوئے نیں۔ Downsizing ہو رئی ہے، تنخواہواں وچ کٹوتیاں ہو رئیاں نیں، Channels بند کیتے جا رئے نیں۔ میڈیا دے سیٹھاں تے مالکاں نوں اندر دے کے حکومت اپنا موقف تے اپنا narrative جیہڑا اے لوکاں دے سامنے لیان واسطے میڈیا نوں pressurize کر رئی اے۔ خدارا! خدارا! اِس نوں بچا لو اے جیہڑا نقصان اے ناں اے آن والیاں دس حکومتاں وی پورا نئیں کر سکناں۔ اینہاں غلط پالیسیاں دی وجہ توں اس ملک دے اندر آن والیاں دس حکومتاں وی نئیں صحیح کر سکن گیاں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اینہاں دی ضد تے اینہاں دیاں دلیلاں اس قوم نوں تباہی دی طرف لے کے جا رئیاں نیں۔ ساڈے پنڈ دے وچ اک بندے دی دو ہتری ڈُب کے مر گئی تے سارے بندے اس دی dead body لبھ رئے سن up stream ول نال جدھروں پانی آ رہیا سی تے اِک سیانے نے آکھیا کملیو! تسیں up stream جا رئے ہو او مری ہوئی اے اوہنے down stream

جانا اے۔ اونہاں کہیا کہ بڑی ضدی جے، بڑی ضدی جے ادھر نئیں بلکہ اوہنے اُدھر ہی جانا جے۔ اے وی بڑے ضدی جے ایہناں نے اِس معاشرے نوں تباہ و برباد کر کے رکھ دتا جے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی سید حسن مرتضیٰ! جناب سعید اکبر خان!

جناب علی اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر!

جناب سپیکر: جی، نہیں، کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔ جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں ایگریکلچر کے بارے میں اتنی قراردادیں پاس ہوئیں اور میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے لوگوں کی اکثریت کی یہ آواز ہے اس لئے ہماری حکومت کے کسی منسٹر اور کسی ایم پی اے نے اس کی مخالفت نہیں کی کیونکہ ہمارا یہ common interest ہے عام کاشت کار کے لئے۔ حکومتی سطح پر جو problems ہوتے ہیں وہ حکومت بھی جانتی ہے کہ اسے کیا problems ہیں جسے وہ خود face کرے گی۔

جناب سپیکر! میری جو submission ہے کہ پچھلے کافی عرصہ سے ہمارے "شوگر سیس" کے پیسے پڑے ہوئے ہیں، جو میرے ہیں، آپ کے ہیں یا ان کاشتکاروں کے ہیں اور وہ تقریباً 12۔ارب روپے ہیں جو ایف ڈی کے پاس ہیں یعنی فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں جو release نہیں ہو رہے۔ ان پیسوں پر حکومت کا کوئی حق نہیں ہے کیونکہ ہمارے گنے کے کاشتکاروں کا وہ پیسا ہے اور وہ انہی کی بہتری کے لئے "Farm to market roads" کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جو روڈز خراب ہیں انہیں بہتر کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری آپ کی وساطت سے یہ گزارش ہے کہ اس 12۔ارب روپیہ کو release کیا جائے اور جس ضلع کا جتنا حق ہے اسے دیا جائے تاکہ وہ ان کے اپنے "farm to market roads" کے اوپر خرچ ہوں۔ جہاں روڈز کا network بہت خراب ہو چکا ہے اس کو بہتر کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ ضرور گزارش کروں گا کہ اس کا کوئی نہ کوئی حل تلاش کیا جائے اور یہ پیسے جس ضلع کے جتنے ہیں انہیں دلائے جائیں کیونکہ یہ ہمارے اپنے پیسے ہیں اور اس پر کسی حکومت یا کسی اور کا کوئی حق نہیں ہے۔ شکریہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! میں صرف ایک جواب دے لوں کہ جناب سعید اکبر خان نے جو بات کی ہے یہ ہم نے ایگریکلچر کمیٹی میں discuss کی ہے اور خاص طور پر یہ 12۔ارب روپے والی بات ہوئی تو کین کمشنر بھی وہاں پر موجود تھے۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ نے آج ہمیں یہ بتایا ہے تو کین کمشنر نے کہا کہ یہ audit objection بھی ہے اور audit والوں نے ہی اسے pinpoint کیا ہے۔ آپ کی 12۔ارب روپے والی یہ بات اس کو strengthen کر رہی ہے۔ ہمارے وزیر خزانہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ اسے ضرور دیکھیں کہ جو وہ پیسا ہے اسے کین کمشنر نے confirm کیا ہے جو کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کے پاس پڑا ہے تو جناب سعید اکبر خان کی بات صحیح ہے کہ وہ growers کا پیسا ہے اور جس ضلع کا جتنا ہے وہاں پر وہ جانا چاہئے۔ وزیر قانون! جو دو تین چیزیں آئی ہیں ان کا جواب دے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے ایک منٹ جناب محمد بشارت راجہ کا جواب سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو ایک confusion جو گندم کی قیمت کے حوالے سے ہے کہ جو اس معزز ایوان نے فیصلہ کیا ہے اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ اگر اس کا time sequence دیکھیں تو یہ پرسوں شام ہمارے اس معزز ایوان نے فیصلہ کیا۔ 7:00 بجے اس اسمبلی کا اجلاس ختم ہوا اور ظاہری بات ہے کہ کل کسی وقت اسمبلی سیکرٹریٹ نے چیف منسٹر سیکرٹریٹ کو تحریری طور پر مطلع کیا ہوگا، کل ہی اسلام آباد میں کیبنٹ کی میٹنگ تھی اور اس کیبنٹ کی میٹنگ میں وہاں پر فیصلہ کیا گیا جس کا ابھی ذکر کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی عزت، احترام اور تکریم کے حوالے سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب ایک فیڈرل گورنمنٹ کو پروانشل گورنمنٹ یا اسمبلی کا concern convey ہی نہیں ہوا تو پھر یہ کہنا کہ اس پر عملدرآمد نہیں ہوا یہ نہ مناسب بات ہے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں، یہ جناب عمران خان کا WhatsApp دیکھیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں تو fact کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اگر اس طرح بات کریں گے تو پھر مشکل ہو جائے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ جناب عمران خان کا WhatsApp دیکھیں۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ بات تو سن لیں۔ وہ پوائنٹ تو آلینے دیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اسمبلی ریکارڈ اس بات کا شاید ہے، اگر اسمبلی کے ریکارڈ سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب یا وزیراعظم آف پاکستان اس اسمبلی کے فیصلے سے تحریری طور پر آگاہ تھے تو اس پر عملدرآمد نہ ہوا ہو پھر تو میں سمجھتا ہوں کہ اسمبلی کے احترام کی یا وقار کی بات ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں میری وزیراعلیٰ سے بات ہوئی تھی۔ انشاءاللہ تعالیٰ وزیراعلیٰ خود بھی آپ سے بات کریں گے اور اس سلسلے میں آپ کی مشاورت سے جو مناسب فیصلہ ہو گا وہی ہو گا چونکہ ظاہری بات ہے کہ آپ نے اس معزز ایوان کے فیصلے کو implement کرانے کی بات کرنی ہے تو جو فیصلہ آپ کریں گے وہ حکومت کے لئے قابل قبول ہو گا۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ بات سن لیں۔ وزیراعلیٰ بات کر رہے ہیں آپ ذرا ابھی بیٹھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! دوسری بات، ہمارے بھائی رانا محمد اقبال خان نے اموات کے متعلق بات کی ہے۔ میں نے کل بھی کہا تھا اور میں پھر اس بات کو دہراتا ہوں کہ ہمیں اپنی clarity ہی نہیں ہے انہوں نے کل دو اموات کی بات کی اور میں نے کہا تھا کہ ایک ہلاکت ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! آج محترم رانا محمد اقبال خان دو کو بڑھا کر تین کی بات کر رہے ہیں جب یہ نمبر بڑھ رہا ہے تو میرے خیال میں دس دن اور انتظار کر لیں تو انہوں نے figures کو پچاس پر لے جانا ہے۔۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اس کے بعد آپ کی باری ہے۔ اس کے بعد جناب سمیع اللہ خان بات کریں گے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! دوسری بات، کل تک یہاں یہ کہا جاتا رہا کہ کیمیکل ملا پانی چھوڑا گیا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، No, cross talk.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آج رانا محمد اقبال خان فرما رہے ہیں کہ گیس چھوڑی گئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن سے میری گزارش ہے کہ پہلے اپنا موقف یکساں کر لیں اور پھر اس معزز ایوان میں آ کر بات کریں۔ تیسری بات، یہاں پر سید حسن مرتضٰی نے بھی بات کی، کل بھی کسانوں کے مفاد کے تحفظ پر بات ہوئی۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہوں گا کہ باتیں کرنا آسان ہوتا ہے لیکن عملی طور پر اقدامات کرنا بڑی مشکل بات ہوتی ہے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: آپ عملی طور پر اقدامات کریں ناں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایک سیکنڈ خاموشی اختیار کریں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ پہلی بار ہمارے صوبے میں یہ بات ہوئی ہے اور ہمیشہ یہ ہمارے کسان کا مطالبہ ہوتا تھا کہ crushing season جو ہے، اس کا آغاز مل مالکان اپنی مرضی سے کرتے تھے اور اس سے ہمارا کسان blackmail ہوتا تھا یہ پہلی دفعہ موجودہ حکومت نے کیا ہے کہ ہم نے۔۔۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہ ہمیشہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پہلے بات سن لیں ناں۔ جی، وزیر قانون! آپ بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ پہلی بار ہوا ہے کہ ہم نے سنٹرل پنجاب اور ساؤتھ پنجاب کے لئے crushing season کے حوالے سے مل مالکان کو قانون کے تحت پابند بنایا ہے اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو گورنمنٹ نے dates دی ہیں اس کے مطابق crushing season کا آغاز ہو چکا ہے۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیشہ اس ایوان میں یہ مطالبہ کیا جاتا تھا کہ کسان جو ملوں کو گنا فراہم کرتے ہیں ان کو گنے کی قیمت بروقت ادا نہیں کی جاتی۔ اس موجودہ قانون کے تحت مل مالکان کو پابند کیا گیا ہے کہ crushing season ختم ہونے کے تین مہینے کے اندر اندر وہ کسانوں کی تمام رقوم ادا کریں گی نہیں تو ان کو جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس قانون کے آنے کے بعد کسانوں کے مفاد کا تحفظ کیا گیا ہے۔ یہاں ہمارے بھائی جو کسانوں کے مطالبات کی بات کر رہے تھے تو کسانوں کے مطالبات جو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے پاس موجود ہیں اگر آپ وہ دیکھیں تو جو دو مطالبے ان کے main تھے ایک یہ تھا کہ crushing season پر آپ مل مالکان پر پابندی نہ لگائیں، نمبر 2 یہ تھا کہ یہ جو آپ crushing season کی بات کرتے ہیں اس کے تین مہینے ختم ہونے کے بعد مل مالکان کو رقم کی ادائیگی کرنی پڑے گی۔ آپ اس کو مارچ پر لے جائیں اور اس قانون کو نافذ العمل مارچ کے بعد کریں تو جب کسان کے پیسے مل والا لے کر مل بند کر کے چلا جائے گا تو کون ریکوری کروائے گا؟

جناب سپیکر! آج بھی اس معزز ایوان میں، میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ پھر اس بات پر شور مچے گا کہ بہت ہی نامی گرامی شخصیات جو ہیں انہوں نے آج بھی اربوں روپے ہمارے کسانوں کے دینے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس کی لسٹ میں اس ایوان میں پیش کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ جس طرح ہم گندم کی قیمت کے متعلق متفقہ بات کر رہے ہیں، جس طرح چاول کی قیمت کے متعلق متفقہ بات کر رہے ہیں تو وہ چور جنہوں نے کسانوں کا پیسا دینا ہے ان کے متعلق بھی متفقہ قرارداد آنی چاہئے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ کو بہت تکلیف ہے تو آپ مجھ سے پہلے بات کر لیں اور میں بعد میں بات کر لوں گا۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ، جناب سمیع اللہ خان!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ بات نہیں ہو سکتی جب تک میں اپنی بات مکمل نہیں کروں گا ہم کسی کو بولنے نہیں دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ، اب آپ میری بات سنیں ناں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے اپنی بات پہلے مکمل کرنی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: آپ نے خود آفر کی ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! چھوڑ دیں آپ۔ میں نے اپنی بات مکمل کرنی ہے۔ مجھے چیئر اجازت دے تو میں اپنی بات مکمل کروں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، وزیر قانون! آپ بات مکمل کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ House in order کریں تو میں بات مکمل کرتا ہوں۔

MR SPEAKER: Please order in the House.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے وزیر قانون اپنی بات مکمل کرلیں پھر آپ بات کرلینا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! انہوں نے پہلے خود آفر کی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا کوئی نہیں، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ یہاں پر اس معزز ایوان کو بھی ایک مذاق بنالیا گیا ہے۔ میری آپ سے التجا ہے کہ یہ جو یہاں کھڑے ہو کر یہ کہتے ہیں کہ قوم کو تباہی کے ایک دہانے پر لے جایا گیا ہے، آپ تو اس ملک اور اس صوبے کو تباہی کی طرف لے کر گئے ہیں۔ میں نے اپنی بات مکمل کرنی ہے، یہ میں نہیں کہہ رہا، یہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے کہا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! آپ House in order کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے بات کرنے کا موقع دیا۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! آپ بات تو کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم بات نہیں کرنے دیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ آپ نے آئین کے بارے میں بڑے واضح طریقے سے بیان کیا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں نے پہلے اپنی بات مکمل کرنی ہے پھر ہم بات کرنے دیں گے۔ ہم آپ کی بات نہیں سنیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وزیر اعظم جناب عمران خان نے کہا ہے کہ گندم کی قیمت 1650/- روپے فی من ہو گی۔ جناب محمد بشارت راجہ بے شک یہ کر لیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران
حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے مسلسل نعرے بازی کرتے رہے)

(معزز ممبران حزب اقتدار بھی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر نعرے بازی کرتے رہے)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا سارا بزنس left over ہوا۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(66)/2020/2380. **Daed: 11th November, 2020.** The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Mohammad Sarwar**, *Governor of the Punjab*, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **11th November 2020 (Wednesday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 11th November 2020

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"